129880-قسم اٹھائی کہ دوماہ تک بیوی کے قریب نہیں جائیگا اوراگرایسا کیا تواسے طلاق

سوال

میرے اور بیوی کے درمیان چھوٹی سی مشکل پیش آگئی تومیں نے قسم کھائی کہ اللہ کی قسم میں دوماہ تک بیوی کے قریب نہیں جاؤنگا (مجامعت نہیں کرونگا)، اوراگرکیا تو بیوی کو طلاق، اس کا حکم کیا ہے، کیا اگرمیں مقررہ مدت میں اس کے قریب گیا تواسے طلاق ہوجائیگی یا مجھ پر قسم کا کفارہ لازم ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اگرخاوند قسم اٹھائے کہ وہ چارماہ سے کم مدت بیوی کے قریب نہیں جائیگا توراجح قول کے مطابق یہ ایلاء ہے، اورتابعین کی ایک جماعت کا یہی قول ہے، اوراگروہ مدت ختم ہونے تک بیوی کے قریب نہ جائے تواس پر کچھ لازم نہیں، اوراگرمدت کے دوران بیوی سے مجامعت کرلی تواس پر قسم کا کفارہ لازم آئیگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"امام نخعی اورقتادہ اورحماد، ورابن ابی لیلی اوراسحاق کا قول ہے کہ جس نے بھی قلیل یا کثروقت میں وطئ نہ کرنے کی قسم اٹھائی، اوراسے چارماہ تک چھوڑدیا تواس نے ایلاء کیا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{ان لوگوں کے لیے جواپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں وہ چارماہ تک انتظار کریں}.

اوریہ شخص ایلاء کرنے والا ہے؛ کیونکہ ایلاء حلف ہے اوراس نے قسم اٹھائی ہے" انتہی

دیکھیں : المغنی (415/7).

اورشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"قولہ : "چارماہ سے زائد" مؤلف کی کلام کا ظاہر یہ ہے کہ اس اس نے ایلاء کیا کہ وہ چارماہ تک بیوی سے وطئ نہیں کریگا تو یہ ایلاء نہیں، یا پھر تین ماہ کی مدت تو یہ بھی ایلاء نہیں، اور صحیح یہ ہے کہ یہ ایلاء ہی ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اوروہ لوگ جواپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں چارماہ انتظار کریں}.البقرۃ (226).

چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی نے ایلاء کو ثابت کیا ہے، لیکن اس کی مدت جس میں وہ انتظار کریں چارماہ بنائی ہے، اس لیے اگر کوئی کہے کہ : اللہ کی قسم میں اپنی بیوی سے تین ماہ تک مجامعت نہیں کرونگا تواس نے ایلاء کیا؛ کیونکہ اس نے مجامعت نہ کرنے کی قسم اٹھائی ہے.

لیکن اب ہم اسے کچھ نہیں کہیں گے؛ کیونکہ جب مدت ختم ہوجائیگی تو قسم خود بخود ختم ہوجائیگی، اس کی مثال یہ ہے کہ :

"ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا : اللہ کی قسم میں تم سے تین ماہ تک مجامعت نہیں کرونگا"

تو یہاں ہم کہیں گے : اس نے ایلاء کیا ہے لیکن ہم اسے ایلاء کا حکم لازم نہیں کریں گے، بلکہ تین ماہ گزرنے کا انتظار کریں گے، اور جب یہ مدت ختم ہوجائیگی تو قسم کا حکم ختم ہوجائے گا "انتہی

ماخوذ از : الشرح الممتع (218/13).

دوم :

آپ یہ قول : "اگر میں اس کے قریب گیا تو اسے طلاق" یہ طلاق شرط پر معلق ہے، اور جمہور فقہاء کرام کے ہاں شرط ثابت ہوجانے پر طلاق واقع ہوجاتی ہے، اس لیے اگر تم نے اس سے جماع کرلیا تو اسے ایک طلاق ہوجائیگی.

اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یہ خاوند کی نیت پر منحصر ہے، اگر تو اس نے حصول شرط کے وقت طلاق واقع ہونے کی نیت کی تھی تو طلاق واقع ہوجائیگی، اور اگر اس نے طلاق کی نیت نہیں کی، بلکہ وہ صرف دھمکانا اور ڈرانا اور اپنے آپ کو اس سے روکنا چاہتا تھا تو یہ قسم ہے اس میں قسم توڑنے کی صورت میں قسم کا کفارہ لازم آئیگا، اور یہی قول راجح ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ وغیرہ نے بھی یہی اختیار کیا ہے.

ہماری رائے تو یہ ہے کہ دو ماہ تک آپ بیوی کے قریب جانے سے اجتناب کریں تا کہ طلاق کے متعلق احتیاط رہے، کیونکہ جمہور اہل علم جن میں آئمہ اربعہ شامل ہے اس طرح کی حالت میں طلاق واقع ہونے کا مسلک رکھتے ہیں.

اور تعجب ہے کہ آپ اور بیوی کے مابین ذرا سی مشکل تھی لیکن آپ نے ایسا اقدام کیا اور قسم اٹھا کر طلاق کو معلق کردیا، جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے، خاوند پر واجب ہے کہ وہ اللہ کا تقوی اختیار کرے، اور اللہ کی حدود کا پاس کرے اور طلاق کو دھکانے کا یا پھر اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کا باعث نہ بنائے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ سب کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم.